بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سالِ نو کے آغاز کا طریقہ

تحریر ابو عدنان محمد منیر قمر۔ الخبر

کمپوزنگ: شاہد ستار

اسلامی سالِ نو کا آغاز محرم سے ہوتا ہے اسلامی سال کا پہلا مہینہ بڑی فضیلت وعظمت والا ہے نبی اکرم ﷺ نے ماہ محرم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے ہوئے اسے ''شہر اللہ'' یعنی اللہ کا مہینہ قرار دیا ہے۔ (صحیح مسلم، مختصر المنذری بتحقیق علامہ البانی' حدیث 610،
ابن ماجہ حدیث 1742)

اور خود اللہ تعالیٰ نے اسے حرمت والا مہینہ قرار دیا ہے جیسا کہ سورہ التوبہ میں ارشاد ہے۔

''جس دن سے اللہ نے یہ زمین وآسمان بنائے ہیں تبھی سے اللہ کی کتاب میں مہینوں کی تعداد بارہ ہے ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں'' (سورۃ التوبہ آیت 36)

جبکہ نبی ﷺ کی تعیین کے مطابق ماہ محرم بھی انہیں میں سے ایک ہے جبکہ دوسرے تین ماہ ذوالقعدہ' ذوالحجہ اور رجب ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر عربی جلد سوم 394)

اسلامی سال نو کے ہلال محرم کا طلوع ہونا اپنے ساتھ کئی پیغامات لاتا ہے۔ سب سے پہلے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری عمر کا ایک سال اور کم کر دیا ہے لہٰذا سالِ نو کے آغاز پر خوش ہونے کے ساتھ ساتھ ہی فکر مند بھی ہونا چاہیئے۔ کہ ہماری عمر کا بیلنس کم ہو رہا ہے۔ لہٰذا نئے سال میں ہمیں سال ماضی کی نسبت کارِ خیر اور نیکی کی زیادہ کوشش کرنی چاہیئے اور گناہوں سے پہلو بچانا چاہیئے۔ سال نو کے آغاز پر ذکر الٰہی کی کثرت اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہر شخص کو چاہیئے کہ اپنی ہمت وفکر کے مطابق اپنے سال ماضی کا بھرپور جائزہ لے کہ اس نے اللہ اور رسول ﷺ کے احکام میں کہاں کہاں کوتاہی کی ہے اور کن کن نیک کاموں میں حصہ لیا ہے۔ اس طرح اپنے ماضی کے آئینہ میں جھانک کر مستقبل کیلئے بہترین پروگرام مرتب کرے اور تجدید عہد کرے کہ آج سے ہی سابقہ تمام کوتاہیوں کا یکے بعد دیگرے ازالہ کرتا جائے گا اور اعمال خیر میں بیش از پیش حصہ لے گا۔

اللہ والے تو ہر رات سونے سے پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہیں کہ آج کیا کھویا اور کیا پایا اور عام دنیاداری اصول بھی ہے کہ ہر تاجر اپنی آمد وخرچ کا روزانہ وماہانہ اور سالانہ حساب کرتا ہے، اسی طرح ہمیں بھی حساب کرنا چاہیئے کہ نیکیاں کر کے کیا کمایا اور برائیوں میں پڑ کر کیا گنو لیا ہے؟ اور جس طرح تجارتی ومالی امور میں ہر نئے سال کا بجٹ تیار کیا جاتا ہے اسی طرح ہی سال نو کے آغاز پر ہمیں اپنا روحانی وعملی بجٹ بھی تیار کرنا چاہیئے۔ ماہ محرم کے ساتھ ہی چونکہ ہم اپنی عمر عزیز کے نئے سال کا آغاز کرتے ہیں لہٰذا ہمیں نئے سال کا پر جوش استقبال کرنا چاہیئے اور اس کا بہترین

طریقہ یہ ہے کہ سالِ نو کا افتتاح وآغاز روزے رکھ کر کیا جائے جو شکرانِ نعمت بھی ہوں گے اور مسنون طریقہ بھی یہی ہے۔ خصوصاً ماہ محرم کے روزوں کے بارے میں تو حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا:

''رمضان المبارک کے روزوں کے بعد افضل روزے کون سے ہیں؟'' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کے اس مہینے کے روزے جسے تم محرم کہتے ہو''۔ (صحیح مسلم مع نووی 55/8/4، صحیح ابی داؤد 2122، صحیح ترمذی 36، صحیح نسائی 522)

اگر زیادہ نہ ہو سکیں تو کم از کم دس محرم کا روزہ تو ضرور ہی رکھنا چاہیئے کیونکہ اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

''میں اللہ سے امید رکھتا ہوں یہ روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوگا''۔ (صحیح مسلم 4/8/49-50، صحیح ترمذی 600، ابن ماجہ 1738)

یومِ عاشورہ یا دس محرم کا روزہ یہودی بھی رکھا کرتے تھے۔ نبی ﷺ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہی وہ مبارک دن ہے جس میں اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم کو فرعون اور اس کے لشکر سے نجات دلائی تھی تو شکرانے کے طور پر موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا لہٰذا ہم بھی رکھتے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

''موسیٰ پر بحیثیت نبی میرا حق تم سے بھی زیادہ ہے''۔ (بخاری 2004، مسلم 9/8/4، صحیح ابی داؤد 2125)

پھر آپ ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا لیکن یہودیوں کی مشابہت سے بچنے کیلئے یوم عاشورہ سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھنے کا عزم فرمایا۔ (صحیح ابی داؤد 2136)

راویٔ حدیث حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اگلا سال آنے سے پہلے ہی آپ ﷺ وفات پاگئے (صحیح مسلم حوالہ سابقہ)

آپ ﷺ کی خواہش اور اظہارِ عزم کی وجہ سے مسنون یہی ہے کہ عاشورہ سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھا جائے۔

جبکہ ایک اور حدیث میں آپ ﷺ کا حکم ہے کہ نو اور دس محرم کا روزہ رکھو۔ (مصنف عبدالرزاق 7839 بیہقی جلد 4 ص 287)

سابقہ تفصیل سے یہ بات بھی معلوم ہو جاتی ہے کہ یوم عاشورہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے ہی معروف ہے اور ماہ محرم تخلیقِ کائنات کے وقت سے ہی حرمت والا مہینہ ہے۔ محرم کی حرمت اور عاشورہ کی شہرت نواسہء رسول ﷺ حضرت حسینؓ سے نہیں بلکہ پہلے سے ہے۔

اسی طرح یہ بھی واضح ہو گیا کہ دس محرم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا۔ ان کی قوم نے روزہ رکھا۔ یہودی رکھتے آئے۔ ہمارے نبی ﷺ نے بھی رکھا اور مسلمانوں کو رکھنے کا حکم دیا۔

لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ یومِ عاشورہ کا روزہ رکھیں اور ایک دن اس سے پہلے نو محرم کا یا پھر ایک دن اس کے بعد 11 محرم کا روزہ بھی رکھیں۔ سنت یہی ہے۔